

## 6202 - گنہگار کواگر دنیا میں حد لگ جائے تو کیا اسے آخرت میں بھی سزا ملے گی

### سوال

جب کوئی انسان دنیا میں گناہ کرے اور اس گناہ کی سزا بھی ملے تو کیا موت کے بعد بھی اسے سزا دی جائے گی؟  
مثلاً: کسی شخص نے زنا یا چوری کی اور اسے قتل یا ہاتھ کاٹ کر دنیا میں سزا دے دی تو کیا روز قیامت بھی اسے سزا سے دوچار ہونا پڑے گا؟ اور اگر وہ ہم جنس پرست ہے اور اسے پتھر مار مار کر ہلاک کر دیا گیا تو کیا وہ عذاب قبر سے نجات حاصل کر لے گا؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

امام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح بخاری میں اپنی سند کے ساتھ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ بدی صحابی ہیں سے روایت نقل کی ہے:

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیعت عقبہ کی رات بیعت کرنے والوں میں شامل تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد صحابہ کرام کا گروہ تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

اؤ میرے ساتھ اس پر بیعت کرو کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک نہیں کرو گے اور نہ ہی چوری اور زنا کرو گے اور نہ تم اپنی اولاد کو قتل کرو گے اور نہ اپنے آگے پیچھے سے جھوٹا بہتان لگاؤ گے، اور نیکی میں تم میری نافرمانی نہیں کرو گے، تم میں سے جو بھی اس کی وفا کرے گا اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے، اور جو کوئی بھی تم میں سے اس کا مرتکب ہوگا اسے دنیا میں اس کی سزا دی جائے گی جو اس کے لیے کفارہ ہوگا، اور جس نے بھی اس میں سے کسی چیز کا ارتکاب کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی پردہ پوشی کر دی تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اگر اللہ چاہے تو اسے سزا دے اور اگر چاہے تو معاف کر دے، عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ صحیح بخاری (3 / 143) حدیث نمبر (3679)

حافظ ابن حجر فتح الباری میں کہتے ہیں:

اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ: حد جاری کرنا گناہوں کا کفارہ ہے اگرچہ جس پر حد لگائی گئی ہے اس نے توبہ نہ بھی کی ہو، جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ توبہ ضروری ہے بعض تابعین عظام اسی کے قائل ہیں۔ دیکھیں فتح الباری (1 / 6)

مندرجہ بالا سابقہ حدیث امام ترمذی نے بھی اپنی سنن میں روایت کی ہے اور اسے بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں: اس باب میں میں نے اس حدیث سے بہتر کچھ نہیں سنا کہ گنہگاروں کے لیے حدود ان کے گناہوں کا کفارہ ہیں، امام شافعی کہتے ہیں کہ: میں یہ پسند کرتا ہوں کہ جس نے کوئی گناہ کیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کے گناہ کی پردہ پوشی فرمائی تو اسے بھی چاہیے کہ وہ اپنے اوپر پردہ ڈالے رکھے اور جو کچھ اس کے اور اس کے رب کے مابین ہے اس سے توبہ کر لے۔

ابوبکر اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت کیا گیا ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو حکم دیا کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرے۔ سنن الترمذی حدیث نمبر ( 1439 ) .

لہذا جو شخص بھی ایسا کام کرے جس سے حد واجب ہوتی ہو اسے اس کی ضرورت نہیں کہ وہ قاضی کے پاس جا کر گناہ کا اعتراف کر کے اپنے اوپر حد جاری کرنے مطالبہ کرے بلکہ اس کے لیے جائز ہے کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرتا ہوا اس گناہ سے توبہ کرے جو اس کے اور اللہ تعالیٰ کے مابین ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ کثرت سے اعمال صالحہ بھی کرتا رہے، اس لیے کہ نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں، اور توبہ کرنے والا شخص ایسے ہی ہے جیسے کسی شخص کے گناہ نہ ہوں، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں سلامتی و عافیت سے نوازے اور ہمارے گناہ معاف فرمائے .

وصلی اللہ علی نبینا محمد .

واللہ اعلم .